Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۲۶ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش | ۱۳ ماہ شعبان سنہ ۱۳۶۱ھ | ۲۶ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۹۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آج ۱ بجے شب بذریعہ کار پالم پور واپس تشریف لے آئے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ۔ کان درد، اور انتڑیوں میں ورم کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ جو قادیان میں آنے جانی والی گاڑیوں کی کمی کے متعلق ذمہ دار افسروں سے ملاقات کرنے کے لئے لاہور تشریف لے گئے تھے۔ واپس آگئے ہیں۔ افسران متعلقہ نے ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا ہے:۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے اور بخار اتر گیا ہے۔ الحمد للہ۔

آج شیخ عظیم الدین صاحب سندھی محلہ دارالعلوم کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ شیخ صاحب نے اسی موقعہ پر بعض احباب کو دعوت چائے دی۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۳ ماہ شعبان ———

جماعت احمدیہ، گورنمنٹ اور کانگرس

دنیا میں انقلاب عظیم آرہا ہے۔ بڑی بڑی حکومتوں کے تختے اُلٹے جا رہے ہیں ملکوں کے نقشے بدل رہے ہیں۔ آسمان کڑک کڑک کر کھینچ کھینچ کر حملے کر رہا ہے۔ ہر طرف موتا موتی لگ رہی ہے۔ خود ہندوستان نہ صرف ہر طرف سے خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ بلکہ اندرونی فسادات انتہائی تشویشناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی پوزیشن بے حد نازک ہو رہی ہے:۔

ان حالات میں ہر سنجیدہ انسان مستقبل کے متعلق غور و فکر میں مبتلا ہے۔ اور حال کو محفوظ بنانے میں کوشاں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اسی پرانے شغل میں مشغول ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے خوف کو دل سے نکال کر اور راستی و حق پسندی کو بالائے طاق رکھ کر دوسروں پر اُلٹے سیدھے اعتراضات کرتے رہیں۔ خاص کر جماعت احمدیہ کے متعلق ان کا رویہ نہایت ہی افسوسناک ہے، وہ یا تو بات کو اپنی سمجھ ہی نہیں سکتے اور اعتراض کرنے کے شوق میں جو منہ میں آتا ہے۔ کہہ دیتے ہیں۔ یا دیدہ دانستہ اصل بات کو نظر انداز کر کے سراسر بیہودہ نکتہ چینی کرنے لگ جاتے ہیں:۔

۲۱ اگست کے "اہلحدیث" میں "کانگرس، گورنمنٹ اور خلیفہ مرزائیہ" کے عنوان سے مولوی صاحب نے ایک طویل مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"جب سے یورپ کی جنگ شروع ہوئی ہے خلیفہ موصوف اپنی جماعت کو ہدایت پر ہدایت کرتے رہے ہیں۔ کہ انگریزوں کی فتح کے لئے مخلصانہ دعائیں کرو۔ روزے رکھو۔ جمعہ کی دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھو۔ بلکہ یہاں تک کہدیا۔ کہ آخر میں انگریزوں کو فتح ہوگی۔ مگر کانگرس کی آواز سے متاثر ہو کر اپنے مریدوں کو کہتے ہیں۔ کہ نہایت ہی کرب و بلا کے ایام میں خوب دعائیں کرو۔ خدا تعالےٰ مجھے صحیح فیصلہ پر پہونچنے کی توفیق دے"!

اس کے مقابلہ میں ۷ اگست کے خطبہ جمعہ میں سے جو ۱۱ اگست کے "الفضل" میں شائع ہوا ہے۔ وہ حصہ نقل کرنے کے بعد جس میں جماعت احمدیہ کے خلاف سول انگریز افسروں کے رویہ کا ذکر ہے۔ یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ایک طرف تو "خلیفہ مرزائیہ تاکید پر تاکید کرتے ہیں۔ کہ انگریزوں کی فتح کے لئے مخلصانہ دعائیں کرنی چاہئیں . . . . مگر جونہی زمانے کے انقلاب سے ان کو کچھ شبہ ہونے لگتا ہے۔ تو جھٹ انگریزوں کو بے وفا کہکر تیور بدل لیتے ہیں"!

پھر لکھا ہے۔ "کہیں تو اتنی وفاداری ہے کہ نہایت مخلصانہ دعاؤں پر زور دیا جاتا ہے۔ فتح برطانیہ کی پیش گوئیاں کی جاتی ہیں۔ اور کہیں انگریزوں کو بے وفا کہہ کر ان کی مدد کرنے سے جماعت کو روکا جاتا ہے"!

مگر افسوس کہ مولوی صاحب نے حسب معمول اس بارے میں دیانتداری سے کام نہیں لیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت سے جو یہ فرمایا کہ "نہایت ہی کرب و بلا کے ایام میں خوب دعائیں کرو۔ خدا تعالےٰ مجھے صحیح فیصلہ پر پہنچنے کی توفیق دے"! تو یہ موجودہ جنگ میں حکومت کو مدد دینے کے متعلق فیصلہ نہیں تھا۔ بلکہ اس بارے میں فیصلہ تھا۔ کہ ہندوستان کی اندرونی کشمکش میں جماعت احمدیہ کو کانگرس کا ساتھ دینا چاہیئے یا انگریزوں کا۔ چنانچہ وہ الفاظ جو مولوی صاحب نے اس ادعا کے ساتھ پیش کئے ہیں۔ کہ کانگرس کی آواز سے متاثر ہو کر کہے گئے ہیں ان کی مزید تشریح اسی مضمون میں موجود ہے۔ چنانچہ چند الفاظ یہ ہیں:۔

"حالات ایسے ہیں۔ کہ ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اگر ایک طرف انگریز سے خطرہ ہے۔ تو دوسری طرف کانگرس سے۔ بظاہر اس سے بھی زیادہ خطرہ ہے۔ اور ان حالات میں اگر کوئی صحیح راہنمائی ہو سکتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ وہی بتا سکتا ہے کہ آج ہم کونسا ایسا طریقہ اختیار کریں۔ کہ کل جماعت کے لئے مشکلات پیدا نہ ہوں یا دوسری صورت میں نسبتاً کم ہوں"!

ان الفاظ کو پڑھ کر کیا کوئی دیانتدار انسان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو فیصلہ کے متعلق دعائیں کرنے کا جو ارشاد فرمایا۔ وہ کانگرس کی آواز سے متاثر ہو کر فرمایا۔ اور وہ فیصلہ گورنمنٹ کو موجودہ جنگ میں مدد دینے کے متعلق تھا۔ قطعاً نہیں۔ مگر مولوی صاحب نے نہ صرف مذکورہ الفاظ پڑھ کر بلکہ ان کے ساتھ ہی اسی مضمون میں اور بھی بہت کچھ کانگرس کے متعلق پڑھنے کے بعد وہ نتیجہ نکالا۔ جو کسی معقول انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا:۔

اس سے بھی بڑھ کر مولوی صاحب کی حالت اس لئے افسوسناک بلکہ شرمناک ہے کہ انہوں نے بیان کردہ نتیجہ اس وقت پیش کیا۔ جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ وہ فیصلہ شائع بھی فرما چکے ہیں جس کے متعلق دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اور اس فیصلہ کا ایک ایک لفظ مولوی صاحب کے بیان کی تغلیط کر رہا ہے اس فیصلہ کا جو ۱۸ اگست کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ:۔

"اگر حکومت اس امر کا اعلان کر دے گی۔ کہ توبہ کا اعلان کئے بغیر وہ فتنہ پیدا کرنے والوں کو نہیں چھوڑے گی۔ اور کانگرس سے ڈر کر اس سے صلح نہ کرے گی۔ تو ہم پورے طور پر اس کا ساتھ دیں گے۔ لیکن اگر وہ ایسا اعلان نہ کرے گی۔ تو ہم اپنے قومی تعاون کو جنگی کوششوں تک محدود رکھیں گے"!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کیا اس فیصلہ کی بناء پر کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات آسکتی ہے کہ کانگرس کی آواز سے متاثر ہو کر حکومت کو موجودہ جنگ میں امداد دینے سے جماعت کو روکا گیا ہے ہرگز نہیں کیونکہ اس فیصلہ میں جنگ میں امداد کی کوششیں بدستور رکھنے کا ذکر ہے۔ وہاں ملکی فسادات کے متعلق حکومت کے سامنے یہ شرط رکھی گئی ہے۔ کہ وہ اعلان کر دے کہ کانگرس سے ڈر کر اس سے صلح نہ کرے گی۔ تب ہم اسکا ساتھ دینگے ورنہ نہیں۔ اسکے متعلق سوائے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اور کون کہہ سکتا ہے کہ کانگرس کی آواز سے متاثر ہو کر گورنمنٹ کے متعلق اپنے سابقہ طریق عمل میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اگر مولوی صاحب کا ذہن ایسی صاف اور سیدھی بات کے سمجھنے سے بھی عاری ہو چکا ہے۔ تو انہیں چاہیئے کہ گوشہ نشینی اختیار کر لیں تاکہ حق پوشی کر کے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی میں مزید اضافہ نہ کریں ✽

بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

شیطان اٹھا ہے فتنۂ دوراں لئے ہوئے
پھر قوم قوم پر ہے چڑھائی کئے ہوئے
برسا رہا ہے آگ فلک اور زمیں ہے شق
شاہا عجب نہیں جو دعائے سحر تری
سمجھے ہیں اہل دل ہی کچھ تیرے مقام کو
رنداں پارسا ہیں ترے میکدے کے یہ
ہر چند بے کس و تہیدست و غریب ہیں

آب و ہوا و خاک کا طوفاں لئے ہوئے
ہر فرد فرد تیغ خوں افشاں لئے ہوئے
اور بحر و بر ہیں موت کے ساماں لئے ہوئے
آ جائے آج چشمۂ حیواں لئے ہوئے
حاضر ہوئے ہیں در پہ دل و جاں لئے ہوئے
تو ساقیا ہے بادۂ عرفاں لئے ہوئے
خوش ہیں کہ دل ہیں دولت سلماںؓ لئے ہوئے

نا آمید دو صد اتمنائے دعائے شاہ
آیا ہے اک گدائے غزلخواں لئے ہوئے

عبد الرحمٰن ناہید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نوجوانوں کو نصیحت

"پس میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ حزب اللہ بنو۔ پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالےٰ کی نصرت تمہیں کامیاب کرتی ہے۔ اب بھی تمہیں اس کی نصرت حاصل ہے۔ مگر پھر خصوصیت فردی نصرت حاصل ہوگی۔ آج کل کی نصرت کی مثال تو ویسے ہی ہے۔ جیسے کسی کے گھر آگ لگے تو لوگ اس کا سامان اٹھا اٹھا کر باہر نکالتے ہیں۔ عزت تو اس کی ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے نوکر کا سامان بھی باہر اٹھا لاتے ہیں۔ محلہ کے لوگ بھی پہونچ جاتے ہیں۔ فائر بریگیڈ بھی۔ پولیس بھی۔ فرض کرو مکان گورنر یا ڈپٹی کمشنر کا ہو تو جس جوش سے لوگ ان کا سامان نکالتے ہیں۔ اس جوش سے اگر اس کے نوکر کے گھر میں آگ لگے تو کبھی نہ نکالیں گے۔ لیکن اس نوکر کا سامان جب آقا کے سامان کے ساتھ ملا ہؤا ہوتا ہے۔ تو اس کو بھی احتیاط سے نکال لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ نکالنا طفیلی ہوتا ہے۔ اس طرح اب بھی اللہ تعالےٰ تمہاری مدد کرتا ہے۔ مگر یہ مدد طفیلی ہے۔ لیکن اگر تم حزب اللہ (مجلس خدام الاحمدیہ) میں داخل ہو جاؤ۔ پھر تمہیں ذاتی نصرت بھی حاصل ہوگی۔ اور طفیلی بھی۔ اس وقت تمہاری نصرت اس لئے ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سمجھتا ہے۔ کہ اس کی ذلت سے سلسلہ کی ذلت ہوگی۔ مگر حزب اللہ میں داخل ہونے کے بعد اس لئے بھی نصرت ہوگی۔ کہ اللہ تعالےٰ کہے گا اس کی ذلت سے میری ذلت ہوگی۔ اگر یہ بدنام ہؤا تو چونکہ یہ میرا دوست ہے۔ اس لئے مجھ پر الزام آئے گا۔ کہ میں نے دوست سے وفاداری نہیں کی۔"

نوٹ:۔ نوجوان اگر چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کی خصوصیت فردی نصرت حاصل کریں۔ تو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حکم کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر بنیں۔

خاکسار عباس احمد مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حقیقی برکات کا سرچشمہ

"یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے۔ جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں۔ اور وہ اس کو خدا تعالےٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔ کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے۔ اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت تو ایسے ہیں۔ جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالےٰ کی کلام سے ایسے غافل اور لاپروا ہیں۔ ان کی ایسی مثال ہے۔ کہ ایک شخص کو معلوم ہے۔ کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفا اور شیریں اور خنک ہے۔ اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے۔ لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا۔ تو یہ اسکی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہیئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر مونہہ رکھ دیتا۔ اور سیراب ہو کر اس کے لطف و شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر وہ باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے۔ جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

جماعت احمدیہ فیروزپور شہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہر حکم پر لبیک کہنا اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ۲۱ اگست بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ فیروزپور شہر کا ایک خاص اجلاس ہؤا جس میں باتفاق رائے قرار پایا۔ کہ حضور کی خدمت میں عرض کیا جائے۔ کہ جماعت احمدیہ فیروزپور شہر حضور کی ہر ایک آواز پر لبیک کہنے میں اپنی سعادت اور حضور کے ہر فرمودہ حکم کی تعمیل اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ اور اس میں جس قربانی کا حضور مطالبہ کریں اس کے لئے ہر طرح تیار ہے وباللہ التوفیق خاکسار مرزا ناصر علی امیر جماعت احمدیہ فیروزپور

تحریک جدید کا ایک ضروری اعلان

تحریک جدید کے چندے کے منی آرڈر۔ بیمہ جات خواہ وہ محاسب صاحب کے نام ہوں یا نظارت بیت المال یا فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے پتہ سے ہوں وہ سب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ وصول کرتے ہیں۔ اور جو منی آرڈر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے پتہ سے ارسال کئے جائیں۔ وہ بھی حضور ایدہ اللہ کے ملاحظہ اور دستخطوں کے بعد دفتر محاسب میں آجاتے ہیں۔ ان تمام قسم کی رقوم کی باقاعدہ رسیدات کا جاری کرنا محاسب صاحب کا فرض ہے۔ اور وہ اس پر عامل ہیں۔ نیز جو رقوم دفتر محاسب میں دستی داخل ہوتی ہیں۔ انکی بھی باقاعدہ رسید دفتر محاسب دیتا ہے۔ پس اگر کسی کو تحریک جدید کے چندے یا امانت تحریک جائداد کی باقاعدہ رسید نہ ملے۔ تو محاسب صاحب سے اس بارے میں دریافت فرمائیں۔ بعض احباب جو تحریک جدید کے چندے کے آٹھ سال ادا کر چکے ہیں۔ وہ سال نہم کا چندہ بھی اضافہ کے ساتھ پیشگی جمع کرا رہے ہیں۔ کیونکہ تحریک جدید کا چندہ پیشگی جمع کرانے کی اجازت ہے۔ بلکہ بعض احباب تو سال نہم کے ساتھ سال دہم کا بھی دے رہے ہیں تا ۱۰ سال فرض ادا ہو جائے۔ ایسے بعض احباب نے جو سال نہم و دہم دے چکے ہیں۔ اور ان کے پاس محاسب صاحب کے دفتر کی باقاعدہ رسید بھی موجود ہے۔ انہوں نے دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید سے بھی سال نہم و دہم کی رسید چاہی ہے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے بھی یہ اعلان دیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید کا دفتر کوئی رسید جاری نہیں کرتا۔ کیونکہ محاسب کے دفتر کی رسید کافی ہے۔ پیشگی سال نہم کا چندہ دینے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس دفتر کو ہدایت ہے۔ کہ جب حضور نے سال کی تحریک

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

روایات سید وزارت حسین صاحب نائب امیر پراونشل صوبہ بہار

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱)

مسلم مشنری حضرت مولوی حسن علی صاحب رضی اللہ عنہ بھاگل پوری مصنف "تائید حق" سے بچپن میں کچھ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق سُن کر اور بعدہٗ حضور علیہ السلام کی بعض کتابیں پڑھ کر اوّل بذریعہ خط ۱۹۰۰ء میں اور بعد ازاں ۱۹۰۱ء میں خود دارالامان حاضر ہو کر دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اس وقت میری عمر ۱۸ برس تھی۔ جہاں تک مجھے علم ہے خاص صوبہ بہار میں مولوی حسن علی صاحب رضی کے بعد ظاہری بیعت کرنے والوں میں دوسرے نمبر پر یہ خاکسار ہی تھا۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ اور حضور علیہ السلام کی زیارت کرنے والوں میں بھی دوسرا نمبر اسی عاجز کا ہے۔

(۲)

جب میں ۱۹۰۱ء کے ابتدائی مہینوں میں دارالامان پہونچا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت اقدس کی طبیعت ناساز ہے۔ دو تین روز تک یہی حالت رہی۔ ایک روز صبح کی نماز کے بعد معلوم ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام آج سیر کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ چونکہ اُن دنوں مسجد مبارک کے دروازہ کے جانب جنوب مخالفین نے دیوار کھڑی کر رکھی تھی جس کے متعلق عدالت میں مقدمہ بھی دائر تھا۔ اس لئے حضرت اقدس شمالی جانب کی اس گلی سے ہو کر سیر کو جانے والے تھے۔ جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان کے پاس شرقاً غرباً واقعہ ہے۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔ مولوی محمد علی صاحب وغیرہ دیگر احباب جماعت کے ساتھ حضور کے انتظار میں وہاں کھڑے تھے۔ ان کے ساتھ ہی میں بھی کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت اقدس بڑا سا اوورکوٹ پہنے سفید پگڑی باندھے اور ہاتھ میں عصا لئے جلوہ افروز ہوئے۔ جب حضور علیہ السلام ہم لوگوں کے قریب پہونچے۔ تو مولوی سید محمد احسن صاحب نے مجھے حضرت اقدس کے سامنے پیش کیا۔ چونکہ مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سابق متوطن صوبہ بہار رشتہ میں میرے نانا تھے۔ اور اُن کی بھتیجی سے میرے بڑے بھائی سید خلافت حسین صاحب بیرسٹر کی شادی ہو چکی تھی۔ اس لئے مجھے پیش کرتے ہوئے مولوی صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور یہ اول المکفرین کے خاندان سے آئے ہیں جس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:- "یہ بھی ایک نشان ہے" پھر جب مولوی محمد احسن صاحب نے یہ کہا۔ کہ "اس وقت اپنے علاقہ میں اکیلے احمدی ہیں۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ "عنقریب وہاں جماعتیں قائم ہو جائیں گی" اس امر کو ہم نے جلد ہی پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ ہمارے گھرانہ کے اکثر افراد کے احمدیت میں داخل ہو جانے کے علاوہ مونگھیر و بھاگل پور اور دیگر کئی مقامات میں جماعت ہائے احمدیہ قائم ہو گئیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ خاص سورج گڑھ میں بھی جہاں مولوی سید نذیر حسین صاحب کے بھائی اور اُن کی اولاد رہتی تھی۔ جماعت احمدیہ قائم ہو گئی۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ہی ظہور میں آگیا۔

(۳)

میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں کئی بار بیعت کے لئے عرض کیا۔ اور کرایا بھی۔ مگر ہر بار حضور یہی فرماتے۔ کہ ابھی ٹھہر جیا۔ آخر ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد حضور نے مجھے یاد فرمایا۔ اور مسجد اقصیٰ کی پرانی عمارت کے شمالی در کے پاس مسجد کے اندر ہی تشریف فرما ہو گئے۔ اس وقت اگرچہ اور بھی دوست بیعت کرنے والے موجود تھے مگر حضور نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا۔ اور بندہ کی بیعت قبول فرمائی۔ میرے ساتھ اور بھی کئی ایک اصحاب نے بیعت کی جن میں سے بعض نے میرے ہاتھ اور جسم پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اور ایک دو نے حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بھی ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ بیعت کے بعد حضور دعا فرما رہے تھے کہ ڈاکیہ ایک تار لایا۔ جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے لیا۔ اور دعا کے بعد حضور کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ وزارت حسین کے والد کی طرف سے حضور کے نام تار آیا ہے وہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ سید وزارت حسین قادیان پہنچے ہیں یا نہیں حضرت اقدس نے تار کا مضمون سُننے کے بعد مفتی صاحب سے فرمایا۔ کہ ان کے والد کو تار کے ذریعہ خبر کر دیں۔ کہ بخیریت یہاں ہیں چونکہ میں گھر میں اطلاع دیئے بغیر دارالامان چلا آیا تھا۔ اور میرے بکس میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے خطوط پا کر انہیں شبہ ہوا کہ میں دارالامان پہنچا ہوں گا۔ اسی لئے انہوں نے مذکورہ بالا تار حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجا۔ تار کا جواب تار میں پا کر والد صاحب اور دیگر اعزہ کو تسلی ہوئی۔ اور میرے منجھلے بھائی سید ارادت حسین صاحب مرحوم نے اگرچہ اس وقت تک بیعت نہیں کی تھی۔ مگر میری دارالامان میں حاضری اور حضور علیہ السلام کی زیارت پر مبارکباد کا خط لکھا۔

(۴)

ان دنوں میرا قیام حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے شہر والے مکان کی نچلی منزل کی ایک کوٹھڑی میں تھا۔ اور اس کے پہلو کی کوٹھڑی میں مولوی سید محمد احسن صاحب کا قیام تھا۔ میں اکثر ان کی کوٹھڑی میں جا بیٹھتا تھا۔ اس مکان کے اوپر والی منزل میں مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفّٰی معہ اہل و عیال رہتے تھے۔ یہ مکان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے ساتھ ملحق ہے انہی ایام میں حضور علیہ السلام کتاب اعجاز المسیح تصنیف فرما رہے تھے۔ جو کہ ساتھ ہی ساتھ چھپ بھی رہی تھی۔ اور اس کا ایک پروف روزانہ مولوی محمد احسن صاحب کے پاس بھی آیا کرتا تھا۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ میں مولوی صاحب موصوف کی کوٹھڑی میں بیٹھا تھا۔ کہ حسب معمول پروف آیا۔ مولوی صاحب پروف دیکھتے دیکھتے اُٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ "صلہ غلط ہے۔ میں حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کرنے کے لئے جاتا ہوں" چلے گئے۔ وہاں سے کچھ دیر کے بعد واپس آئے۔ اور چند موٹی موٹی لغت وغیرہ کی کتابیں منگوائیں اور دیر تک ان کو دیکھتے رہنے کے بعد یہ کہتے ہوئے پھر اُٹھے۔ اور چلے گئے کہ "میری ہی غلطی تھی۔ میں حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کرنے جاتا ہوں" اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ گئے۔

۵

حضور علیہ السلام سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے بعد کئی بار دیگر احباب جماعت کی طرح میں بھی حضرت اقدس کے جسم اطہر کو جبکہ آپ نمازوں کے بعد مسجد مبارک میں تشریف رکھتے دبایا کرتا تھا۔ حضور کا جسم گداز اور نرم محسوس ہوتا تھا۔ اور جسم و کپڑوں سے عطر کی خوشبو آتی تھی۔

(۶)

ان دنوں صبح اور عشاء کی نماز کے لئے مسجد مبارک میں آنے والے مہمانوں اور اکثر ساکنان قادیان کو بھی دیوار کھڑی ہو جانے کے باعث چکر کاٹ کر اور تکلیف برداشت کر کے آنا پڑتا تھا۔ کیونکہ ان ایام میں بارش ہو جانے کی وجہ سے گلیوں میں کیچڑ ہو گیا تھا اور راستے خراب تھے۔ کئی دوست رات کی تاریکی میں پھسل پڑتے اور تکلیف اُٹھاتے تھے۔ اس وقت دیوار گرائے جانے کے متعلق الہام ہو چکا تھا۔ اس لئے احباب جماعت میں اس کے متعلق تذکرہ ہوتا رہتا تھا۔ اور ہر ایک کی خواہش تھی۔ کہ یہ الہام جلد پورا ہو۔

(۷)

ایک ماہ کے قریب دارالامان میں قیام کرنے کے بعد جب یہ عاجز حضرت اقدس سے واپس وطن جانے کے لئے رخصت ہوا۔ تو اس وقت میرے ساتھ مولوی الٰہی بخش صاحب امروہی بھی رخصت حاصل کرنے کے لئے کھڑے تھے۔ اس وقت حضور علیہ السلام کو معلوم ہوا۔ کہ ہم دونوں دہلی سے ہوتے ہوئے اپنے اپنے وطن کو جائیں گے۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے "اعجاز المسیح" کے پانچ نسخے ہم دونوں کے حوالے کئے۔ جو کہ اس وقت شائع ہو چکی تھی۔ اور فرمایا۔ کہ یہ مولوی لطف حسین اور مولوی ڈاکٹر نذیر احمد و دیگر علمائے دہلی کو جن کے نام حضور نے نوٹ کرا دیئے تھے۔ پہنچا دیں۔ اس وقت یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کو یہ کتاب بذریعہ رجسٹرڈ پیکٹ بھیجی جا چکی ہے۔ اس لئے ان کو دینے کے لئے کوئی نسخہ نہیں دیا گیا تھا۔ ہم نے دہلی پہونچکر پانچوں نسخے حسب الارشاد پہنچا دیئے۔

(۸)

سنہ ۱۹۰۳ء میں جب میں دوبارہ دارالامان میں حاضر ہوا۔ تو اس وقت میرے ساتھ میرے منجھلے بھائی سید ارادت حسین صاحب اور ان کی اہلیہ مرحومہ بی بی رؤوف النساء صاحبہ اور تین بچیاں جو چھوٹی عمر کی تھیں۔ آئی تھیں ہم لوگوں کے قیام کے دوران میں ہمارے والد صاحب نے ہمیں واپس لے جانے کے لئے ہمارے خالہ زاد بھائی کو قادیان بھیجا۔ انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں والد صاحب کی طرف سے ہماری واپسی کی استدعا کی۔ مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ چند دن اور یہاں رہنے کے بعد انہیں واپس بھیج دیا جائے گا۔ اس پر وہ واپس چلے گئے۔

(۹)

جب ہماری واپسی کا وقت آیا۔ تو ان ایام میں خاکسار دفتر (ریویو آف ریلیجنز) میں کارک کا کام انجام دیتا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آفتابِ اسلام کی ضیاپاشیاں

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

(حضرت مسیح موعودؑ)

جامع اور مکمل تعلیم

قرآن کریم وہ کامل اور بے عیب کتاب ہے جس نے شریعت کے تمام اسرار و رموز کھول کر بیان کر دیئے۔ اس کے ذریعہ ہدایت اپنے انتہائی کمال کو پہونچ گئی۔ اور صداقت نے آفتاب نصف النہار کی طرح تاریکیوں کو اجالے میں بدل دیا۔ بھولے بھٹکے اس آسمانی نور کی روشنی میں اپنی منزل مقصود کو پہونچ گئے۔ اور وہ جو خالق و مالک سے برگشتہ ہو چکے تھے۔ ان کے دلوں میں محبت کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ تورات پر ایمان لانے والے بگڑ چکے تھے۔ انجیل کو اپنا ہادی سمجھنے والے سیدھے راستہ سے بھٹک چکے تھے۔ کہ یکایک دنیا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ نوید جانفزا سنی۔ کہ نزلنا علیك الکتاب تبیاناً لکل شیٍٔ و ھدیً ورحمة وبشریٰ للمسلمین ہم نے تجھ پر اصلاحِ خلق کے لئے وہ عظیم الشان کتاب نازل فرمائی ہے۔ جو ہر ضروری بات کو کھول کھول بیان کرتی ہے وہ لوگوں کے لئے ہدائت کا موجب ہے۔ ان پر رحمتوں کے نزول کا باعث ہے اور انہیں ترقیوں اور کامرانیوں کی خوشخبری سنانے والی ہے۔ پھر یہ آواز اور زیادہ بلند ہوئی۔ اور لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے خدا تعالےٰ کے یہ کلمات سنے۔ کہ وانه لتنزیل رب العالمین نزل به الروح الامین علیٰ قلبك لتکون من المنذرین بلسانٍ عربی مبین وانه لفی زبر الاولین۔ یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ جس طرح تمہارا رب اسود و احمر اور اخضر و ابیض سب کا ہے۔ اسی طرح یہ کتاب دنیا کی ہر قوم دنیا کے ہر مذہب اور دنیا کی ہر نسل کے لئے ہے۔ روح الامین نے یہ کتاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قلب مطہر پہ نازل کی ہے۔ اس لئے کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی نافرمانیوں کے بدانجام سے ڈرائے۔ اس کتاب کو تیرے رب نے عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ جو تمام زبانوں سے زیادہ وسیع اور زیادہ مطالب رکھنے والی ہے۔ پھر اس کتاب کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ یہ نچوڑ ہے تمام پہلی کتب کا۔ جس طرح پھولوں سے عطر تیار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا نے ابتدائے عالم سے لے کر نزول قرآن تک جس قدر نیکیوں کے پھول تھے۔ ان کا عطر قرآن کریم کی صورت میں نکال کر دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ اب کسی کو اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ توریت پر عمل کرے۔ یا انجیل کے احکام کو خضر راہ بنائے یا ژند و اوستا کی ورق گردانی میں اپنی عمر عزیز صرف کرے خدا نے یہ کام سہل تر اور آسان تر کر دیا ہے۔ اور خود ان کا ایک بہترین خلاصہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ جو نہ صرف خلاصہ ہے سابقہ کتب کا بلکہ اس میں قیامت تک پیش آنے والی تمام ضروریاتِ انسانی کو ملحوظ رکھ کر ایک جامع اور مکمل تعلیم پیش کر دی گئی ہے۔

اہل کتاب سے خطاب

اسی وجہ سے قرآن کریم میں بار بار اہل کتاب سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اس کتاب پر ایمان لائیں۔ اور اس کا انکار کر کے اپنے لئے تباہی مول نہ لیں۔ وہ فرماتا ہے اٰمنوا بما انزلت مصدقاً لما معکم ولا تکونوا اول کافر به ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ قل للذین اوتوا الکتاب والامیین ءاسلمتم فان اسلموا فقد اھتدوا وان تولوا فانما علیك البلاغ واللہ بصیرٌ بالعباد۔ اس کتاب پر جو میں نے نازل کی ہے ایمان لاؤ اور اول المومنین بننے کی کوشش کرو بجائے اس کے کہ اول المنکرین بنو۔ پھر فرماتا ہے اہل کتاب اور اہالی مکہ سے کہہ دو کیا تم اسلام قبول کرتے ہو۔ اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو وہ ہدائت پا گئے۔ اور اگر وہ اعراض کر لیں۔ تو تم پر تو صرف ہدائت کا پہونچانا فرض ہے۔ کسی کو منوانا تمہارا کام نہیں۔ اور اللہ اپنے بندوں کے حالات کو خوب دیکھنے والا ہے اسی طرح فرماتا ہے ولو ان اھل الکتاب اٰمنوا واتقوا لکفرنا عنھم سیاٰتھم ولادخلنٰھم جنات النعیم اگر اہل کتاب ایمان لے آئیں۔ اور اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کریں۔ تو ہم ان کی برائیوں کو یک قلم محو کر دیں اور انہیں جنات النعیم میں داخل کر دیں ایک اور جگہ فرماتا ہے ولو اٰمن اھل الکتاب لکان خیراً لھم۔ اہل کتاب ایمان لے آتے۔ تو ان کی دینی و دنیوی زندگی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہ ہوتی۔ پھر وہ خود اہل کتاب سے مخاطب ہوتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اوتوا الکتٰب اٰمنوا بما نزلنا مصدقاً لما معکم من قبل ان نطمس وجوھاً فنردھا علیٰ ادبارھا اے اہل کتاب ہم نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ بیشتر اس کے کہ یہ دن تمہارے ہاتھ سے نکل جائیں۔ اور تمہارے لئے کف افسوس ملنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہے۔

اہل کتاب کا عذر

یہ وہ پیغام ہے جو قرآن کریم نے اہل کتاب کو دیا۔ اور جس میں انہیں بار بار اس طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی کتابوں کو چھوڑیں اور خدا تعالےٰ کی نئی آسمانی بادشاہت میں داخل ہو جائیں۔ مگر کتنے ہیں جنہوں نے اس پیغام کو سنا اسے اپنے دل میں جگہ دی۔ اور اپنی پرانی روش کو ترک کر کے اسی رنگ میں اپنے آپ کو ڈھال لیا جس رنگ میں خدا انہیں ڈھالنا چاہتا تھا یقیناً کم اور بہت کم ایسے لوگ ہیں۔ بلکہ تعجب یہ کہ اب تک ایسے لوگ اہل کتاب میں پائے جاتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ قرآن ہماری کتب کا مصدق ہے۔ ہم قرآن پر کیوں ایمان لائیں۔ وہ قریباً ہر سال اپنی کتب میں تحریف کرتے ہیں۔ وہ قریباً ہر سال اپنی کتب میں الحاق کرتے ہیں۔ مگر دعوےٰ یہ کرتے ہیں۔ کہ ان کی کتب تحریف و الحاق سے پاک ہیں۔

قرآن میں تحریف کتب سابقہ کا ذکر

اس بے بنیاد دعوےٰ کا ابطال کئی رنگ میں ہو سکتا ہے۔ عام طور پر یہ طریق رائج ہے۔ کہ بائیبل کے پرانے اور نئے ایڈیشنوں کو بالمقابل رکھ کر تحریف و الحاق کا ثبوت دیدیا جاتا ہے۔ مگر اس مضمون میں اس عام طریق کو ترک کر کے محض قرآنی آیات کے حوالہ سے تحریف بائیبل کے متعلق بعض شواہد پیش کئے جاتے ہیں۔ پادری فانڈر نے اپنی کتاب میزان الحق میں لکھا ہے "قرآن کبھی مسیحیوں اور یہودیوں کی مقدس مروج کتابوں کی تحریف کا اشارہ ہے۔" (مطبوعہ مرزاپور ۱۸۴۳ء صہ ۳۹) یہ ایک سچائی ہے جس کا اظہار ان کی زبان قلم سے ہوا۔ مگر یہ درست نہیں۔ کہ قرآن میں ان کتب کی تحریف کا صرف اشارةً ذکر ہے۔ بلکہ قرآن نے وضاحةً ان کتب کے ناقابلِ عمل ہونے کا ذکر کیا۔ اور بار بار ان کے محرف و مبدل ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ اس قسم کی آیات میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) اہل کتاب کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ ہلاکت اور عذاب ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے احکام لکھ کر خدا تعالیٰ کی کتاب میں شامل کر دیتے ہیں۔ اور پھر لوگوں سے یہ کہتے ہیں ھذا من عند اللہ یہ حکم خدا کے نازل کردہ ہیں۔ (۲) یہود و نصاریٰ کے متعلق فرماتا ہے یحرفون الکلم عن مواضعه ونسوا حظاً مما ذکروا به وہ اللہ تعالےٰ کے کلام کو ان کے اصل مقام سے ادھر ادھر کر دیتے ہیں۔ اور اس نصیحت کو بھول چکے ہیں۔ جو انہیں کی گئی تھی۔ یہ نصیحت جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہی ہے جس کا استثنا اور امثال میں ذکر آتا ہے۔ کہ رب الافواج اپنے خدا کی باتوں میں تحریف نہ کرنا۔ کہ یہ بہت بڑا گناہ ہوگا (۳) وان منھم لفریقاً یلوٗن السنتھم بالکتاب لتحسبوہ من الکتاب وما ھو من الکتاب ویقولون ھو من عند اللہ وما ھو من عند اللہ ویقولون علی اللہ الکذب وھم یعلمون اہل کتاب میں سے ایک فریق ایسا ہے۔ جو اپنی زبانوں کو توڑ مروڑ کر اس طرح گفتگو کرتا ہے۔ کہ تم ان کی باتوں کو خدا تعالےٰ کی کتاب کا حصہ سمجھ لو۔ حالانکہ وہ باتیں خدا تعالےٰ کی کتاب میں نہیں ہوتیں۔ یہ لوگ خدا تعالےٰ کے متعلق بہت بڑا جھوٹ بولتے ہیں۔ اور حالت یہ ہے کہ خود بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔

(۴) ولقد اٰتینا موسیٰ الکتاب فاختلف فیه۔ ہم نے موسےٰ کو کتاب دی تھی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد اس میں تحریف و تبدیل کر کے اختلافات پیدا کر دیئے گئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انجیل میں تحریف کا ذکر

یہ آیات تو مشترکہ طور پر سابقہ کتب الہامیہ کے محرف و مبدل ہونے کا ثبوت تھیں۔ اب ایک آیت ایسی پیش کی جاتی ہے۔ جو انجیل کے محرف ہونے پر نص صریح ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثم قفینا علےٰ آثارھم برسلنا وقفینا بعیسی ابن مریم۔ وآتیناہ الانجیل وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃً ورحمۃ ورھبانیۃ ن ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا فآتینا الذین آمنوا منھم اجرھم وکثیرٌ منھم فاسقون یعنے ہم نے ان کے بعد پے درپے اپنے رسول بھیجے۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ ابن مریم کو بھیجا۔ اور اسے انجیل دی۔ اور ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے اس کی پیروی کی۔ رافت اور رحمت کوٹ کوٹ کر بھر دی۔ مگر وہ رہبانیت جس کو عیسائیوں نے اختیار کر لیا تھا۔ اس کی ہم نے انہیں تعلیم نہیں دی تھی۔ انہوں نے از خود اسے اختیار کر لیا۔ اور ان کا مقصد اس سے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا تھا۔ مگر وہ اس عہد پر مضبوطی سے قائم نہ رہ سکے۔ اور اُن میں سے اکثر فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے۔ کہ رہبانیت کی تعلیم عیسائیوں نے اپنی طرف سے ایجاد کر لی تھی۔ خدا نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ اب ایک طرف اس آیت کو رکھئے۔ اور دوسری طرف دیکھئے۔ کہ متی $\frac{19}{11-12}$ میں حضرت مسیح کی طرف یہ بات منسوب ہے کہ انہوں نے تجرد کو تاہل پر ترجیح دی۔ اسی طرح پولوس کے متعلق ۱۔ کرنتھیوں باب سات میں لکھا ہے۔ کہ اس نے بھی عیسائیوں کو بتایا۔ کہ اگر وہ شادی شدہ نہیں۔ تو شادی کرنے کی کوشش نہ کریں۔ گویا رہبانیت کو عیسائیت کا ایک طرح جزو قرار دیا گیا ہے۔ اور اسے انجیل کی تعلیم میں شامل کیا گیا ہے ر ۲ ص

ر ۲ ص مگر اللہ تعالےٰ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ہم نے انہیں ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔ یہ طریق انہوں نے خود ہی شروع کر لیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ انجیل کا یہ حصہ قرآنی ارشاد کے مطابق انسانی تصرفات کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ اور جب کسی کتاب کے ایک حصہ میں انسانی دست برد ثابت ہو جائے۔ تو بہر حال وہ محفوظ نہیں کہلا سکتی۔

غرض قرآن کریم کتب سابقہ الہامیہ کو اپنی موجودہ شکل وصورت میں قابل عمل قرار نہیں دیتا۔ بلکہ تمام بنی نوع انسان کو دعوت دیتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی اس آخری شرعی کتاب قرآن کریم پر ایمان لائیں۔ جس کی حفاظت کا رب العرش نے وعدہ کیا ہے۔ اور جس کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف اسی طرح محفوظ ہے۔ جس طرح آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔

مسلمانوں کے انحطاط کے اسباب اور اس کا علاج

اخبار "مسلمان" کے ایک سوال اور اس کے جواب کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں پر انحطاط طاری ہے۔ اور ان کی انفرادی و اجتماعی زندگی نہایت افسوسناک ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ وہ ملازمت یا زمینداری میں منہمک ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں رہے انہوں نے اسلام اور قرآن کو چھوڑ دیا۔ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی تعلیم اور ہدایت پر عمل کرنا ترک کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ زندگی کے ہر شعبہ میں گرتے چلے گئے۔ موجودہ زمانہ کے مصلح اور مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا۔ کہ ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
مسیحا کو فلک پہ ہے بٹھایا
رسول حق کو مٹی میں سلایا

مسلمانوں کی دینی حالت گر تی گئی۔ اس لئے کہ وہ قرآن کریم سے دور ہوتے چلے گئے۔ اور غلط عقائد نے ان کے ایمانیات میں راہ پائی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان غلط اور خود ساختہ عقائد نے ان کی دنیوی زندگی کی رفتار پر بھی اثر ڈالا۔ اور نہایت تباہ کن اثر ڈالا۔ دنیا میں ترقی۔ تمول وثروت اور خوشحالی و فارغ البالی کا انحصار جد وجہد اور سعی و کوشش پر ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اس کو ترک کر دیا۔ اور اس میں بہت بڑا دخل اس عقیدہ کا تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ ؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ جو مسلمانوں کی بگڑی بنانے کے لئے پھر دنیا میں تشریف لائیں گے۔ دنیا کے غیر اسلامی عناصر کی قوتوں کو پاش پاش کر کے مسلمانوں کو بیٹھے بٹھائے بام عروج پر پہنچا دیں گے۔ رہی سہی کسر امام مہدی نکال دیں گے۔ وہ آکر تمام دنیا کے زر و اموال اور خزائن چھین کر مسلمانوں کے حوالے کر دیں گے۔ اور ان کو دنیا میں سربلند و سرفرازبنا دیں گے۔ پس یہ وجہ ہے ان کی ساری مصیبتوں اور مشکلات کی۔ اور جب تک مسلمانوں کی اصلاح کی تحریک اس نہج پر شروع نہ کی جائے گی۔ اور اسی رنگ میں نہ چلائی جائے گی۔ کامیابی مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہے۔

اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی کہ اسوقت تک ان کی مشکلات کے حل کی کوئی تدبیر نہ ہو سکتی۔ کئی مدعیان اصلاح اٹھے۔ کئی انجمنیں بنیں۔ کئی کانفرنسیں ہوئیں۔ اور درد مندان قوم نے لاکھوں کروڑوں روپیہ کے فنڈ بھی مہیا کئے۔ لیکن بات جہاں تھی وہیں رہی۔ بلکہ روز بروز بدتر ہوتی جا رہی ہے مسلمانوں نے میدان تجارت میں بھی قدم بڑھایا تعلیم میں بھی ترقی کی۔ اسی طرح اور بعض شعبوں میں بھی انکے افراد بڑھنے لگے۔ لیکن ان کی قومی زندگی کی کوئی مؤثر اور قابل ذکر صورت نہ بن سکی۔ وہ بلند اخلاق جو اسلام پیدا کرتا ہے۔ اور جو دنیوی ترقی اور سربلندی کی ضمانت ہیں۔ ان میں پیدا نہ ہو سکے اور وہ ذمائم جن کا وجود عروج کی راہ میں سنگ گراں بن کر حائل ہے۔ ان سے جدا نہ ہو سکے۔ اس کا سبب سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ اصلاح احوال کی جو کوشش کی جاتی ہے۔ غلط رنگ میں شروع کی جاتی ہے۔ اور بالکل بے نتیجہ رہتی ہے۔

دراصل اس سوال کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ پہلے یہ دیکھا جائے۔ کہ مسلمانوں نے دور اوّل میں کس طرح ترقی کی۔ وہ عرب قوم جس کی ساری زندگی عیوب و ذمائم میں گزرتی تھی۔ اور جس کی خانہ جنگی کی آگ کبھی مدھم نہ ہوئی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام دنیا پر چھا گئی۔ اور فاتح عالم بن گئی۔ عرب کے وہ منتشر ذرات جنہیں ہوا کا ہر جھونکا ادھر سے ادھر اڑائے پھرتا تھا ایک ایسا فولادی قلعہ اور ناقابل تسخیر چٹان بن گئے۔ کہ کوئی چیز اس سے ٹکرا کر اپنی زندگی کو سلامت نہ رکھ سکی۔ پھر وہ عرب لوگ جنہیں دنیا میں کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ اور جن کے پڑوسی انہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ جن کی جہالت ضرب المثل تھی۔ اور جن کی بدعملیاں اور فواحش اپنی مثال نہ رکھتے تھے ایک نہایت ہی قلیل عرصہ یعنے چند ہی سالوں میں دنیا کی ایک ایسی طاقت بن گئے۔ کہ

شباگن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو اب ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو "شباگن" استعمال کریں!

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

قرص خاص:۔ امراض مخصوصہ مردانہ کے لئے از حد مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت پچاس قرص دو روپے ۲؏

صندلین:۔ کمی خون خواہ کسی وجہ سے ہو جلدی امراض میں خون کے تصفیہ کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ۱؏ ۔ پچاس قرص ایک روپیہ ۱۰؍

منگوانے کا پتہ:۔ **دواخانہ نور الدینؓ قادیان**

کہ ایک طرف تو روحانیت کے معلّم ہو گئے اور دوسری طرف بڑے بڑے سلاطین اور بڑی بڑی حکومتیں اُن سے تھرّانے لگیں۔ وہ تمدن۔ اقتصادیات۔ اخلاقیات وسیاسیات تجارت۔ صنعت وحرفت غرضیکہ دنیا کے ہر شعبہ میں استاد مان لئے گئے۔ یہ ایک ایسا تغیّر ہے۔ جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی۔ اور جب اس کے اسباب اور وجود پر نظر ڈالی جائے۔ تو موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ترقی اور فلاح کا مشکل مسئلہ نہایت ہی آسان ہو جاتا ہے۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی ترقی اور ایسی غیر معمولی اور بے نظیر ترقی کی کوئی ظاہری وجہ، کوئی قدرتی سبب اور کوئی دنیوی باعث پیش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے نہ تو تجارت کو ہاتھ میں لے کر یہ مقام حاصل کیا۔ اور نہ صنعت وحرفت اور مزدوری کو اختیار کر کے بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ یہ چیزیں اُن کی ترقی کے نتیجہ میں اُن کے اندر پیدا ہوئیں۔ اُن کی فاتحانہ ترکتازی سے کوئی میدان خالی نہ تھا۔ اور اس لئے ان چیزوں کو بھی انہوں نے اختیار کر کے اُن کو معراجِ کمال پر پہنچا دیا۔ پس اُن کے اندر جو عظیم الشان تغیر پیدا ہوا۔ اور جو پاکیزہ انقلاب آیا۔ وہ ایک سلک میں منسلک ہو جانے اور ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے کی وجہ سے تھا۔ انہوں نے اپنے اوپر انقلاب عظیم لا کر اس انسان کو قبول کیا جس نے اُن کی اصلاح کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور پھر اس کے رنگ میں اپنی زندگیوں کو پوری طرح رنگین کر دیا۔ اس کے بعد اُن کے لئے ہر قسم کی ترقی کے دروازے کھل گئے۔ آج بھی اگر مسلمان ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے اندر بلند اور اعلےٰ درجہ کے اخلاق پیدا کرنا چاہتے اور ذمائم سے اپنی زندگیوں کو پاک وصاف بنانا چاہتے ہیں۔ تو اس کی واحد صورت یہی ہے۔ کہ وہ اس نسخہ کو پھر استعمال کریں۔ یعنی بروزِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسے خدا تعالےٰ نے اُن کی اصلاح کے لئے موجودہ زمانہ میں مبعوث کیا ہے۔ قبول کریں۔ اور پھر دین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ کیونکہ ایک قوم کی روحانی اور دنیوی ترقی کا کام ایک مامور من اللہ ہی سرانجام دے سکتا ہے اس کے سوا کوئی دوسرا اسے نہیں کر سکتا۔ مامور من اللہ ہی خدا تعالےٰ کی تائید ونصرت۔ قوتِ قدسیّہ اور انفاسِ طیبہ کے ساتھ ایک قوم کی زندگی میں دینی اور دنیوی لحاظ سے تغیر پیدا کر سکتا ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ اس نے اُن پر رحم کھا کر اس زمانہ میں اُن کی اصلاح وترقی کے لئے اپنا مامور مبعوث فرما دیا ہے۔ اور اس نے ایک ایسی جماعت قائم بھی کر دی ہے۔ جو قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کی رفتار پر چلتی ہوئی ترقی کے مقام کی طرف بڑھ رہی ہے اور جس کی زندگی اسلامی زندگی کا صحیح نمونہ ہے۔ اس میں شامل ہونے والوں کے لئے مسلمانوں کی ترقی کا مشکل سوال خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ لیکن جو اس چشمہ کی طرف توجہ ہی نہ کریں۔ وہ سیراب کیسے ہوں۔ اور جو اس نور سے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ روشنی کیسے پائیں۔

جماعتِ احمدیہ پر غلو کا سراسر غلط الزام

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا پیغام صلح مورخہ ۱۵ر جولائی میں ایک لمبا چوڑا مضمون جماعت احمدیہ کے خلاف "غلو کا ایک کرشمہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس کے شروع میں آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت حقّہ کو از راہ بغض وعداوت انصار اللہ کی مساعی وتگ ودو کا نتیجہ قرار دینے کے بعد لکھتے ہیں:۔ "اب اس خلافت کو آیت استخلاف کا مصداق بنانے اور اُن لوگوں کو جن کی محمودیت کے جوئے نیچے گردن نہیں پھنسی تھی۔ فاسق اور ابلیس بنانے کے لئے حضرت مسیح موعود کو نبی بنایا گیا۔ کیونکہ نبوت کی خلافت ہوتی ہے خلافت کی خلافت کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں"۔

ڈاکٹر صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ اُن کے نزدیک آیت استخلاف کے مصداق خلیفہ سے الگ رہنے والے لوگ فاسق اور ابلیس تو ہوتے ہیں۔ مگر آیت استخلاف کا مصداق خلیفہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو ایک نبی کا خلیفہ ہو۔ بقول اُن کے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہ تھے۔ اس لئے اُن کی خلافت نہیں ہو سکتی۔ اس اصول کو پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے جماعت احمدیہ پر یہ طعن کیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت کو آیت استخلاف کے ماتحت قرار دینے کیلئے حضرت مسیح موعود کو نبی بنایا گیا۔

مَیں ڈاکٹر صاحب کے اس اصول کو تو درست مانتا ہوں کہ آیت استخلاف کے ماتحت ہونے والا خلیفہ ضرور نبی کا خلیفہ ہوتا ہے مگر مَیں اس قول میں ہرگز کوئی صداقت نہیں پاتا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت کو آیت استخلاف کے ماتحت ثابت کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود کو نبی بنایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول خدا تعالےٰ نے اپنے الہامات میں قرار دیا ہے۔ آج اگر ڈاکٹر صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے بغض وحسد کے نتیجہ میں ان الہامات سے بھی انکار کر دیں تو اُن کی مرضی۔ ورنہ اُن الہامات کی بنا پر ہی غیر مبایعین کے موجودہ امیر مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کو نبی اور رسول مانتے رہے ہیں۔ بلکہ مخالفین سے بحث کرتے ہوئے صریح لفظوں میں آپ کو مدعیٔ نبوت قرار دے چکے ہیں۔ لیکن قطع نظر اس کے ڈاکٹر صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ بات درست ہے کہ خلیفہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضروری درخواست

الفضل مورخہ ۱۸ و ۱۹ راگست میں اُن احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۱۰ ر ستمبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ جو اصحاب چندہ بذریعہ محاسب بھیج چکے ہیں۔ یا ۳۱ راگست تک بھیجدیں گے اُن کے وی۔ پی روک لئے جائیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ چندہ جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمانے کی کوشش کریں۔ جو اصحاب وی۔ پی لینا نہ چاہیں۔ وہ از راہ کرم خط کے ذریعہ اطلاع دے دیں۔ یہ نہ ہو۔ کہ اطلاع بھی نہ دیں اور وی۔ پی جانے کی صورت میں اُسے واپس کر دیں۔ یہ طریق فی الحقیقت بہت نقصان دہ ہے جس سے احتراز کرنا چاہیئے۔ وی۔ پی یکم ستمبر کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔

منیجر

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک عذاب ہے، اس عذاب کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نوماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی۔ کہ اسکا بچہ اس سے جُدا ہو جاتا ہے اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے۔ اور جسمانی علاج

ہمدرد نسواں

جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے حمل کیساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک اٹھولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں تا کہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نبی کا ہی ہو سکتا ہے۔ تو پھر آپ لوگ حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کو کیوں خلیفۃ المسیح تسلیم کرتے رہے۔ اور کیوں آپ لوگوں نے اُن کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی۔ اور ایک واجب الاطاعت خلیفہ کی حیثیت میں انہیں قبول کیا۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں کہ آپ لوگ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتے تھے۔ کیونکہ آپ کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ خلیفہ کا خلیفہ نہیں ہو سکتا نبی کا ہی خلیفہ ہوتا ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب یہ کہیں کہ ہم نے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو آیت استخلاف کے ماتحت خلیفہ نہیں مانا تھا۔ تو وہ سُن لیں کہ وہ مان چکے ہیں۔ کہ آیت استخلاف کے مصداق خلیفہ کا منکر ہی فاسق اور ابلیس کہلا سکتا ہے۔ اور حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ اپنے تئیں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرح کا خلیفہ قرار دے کر اپنے منکرین کو فاسق اور ابلیس کے الفاظ سے یاد کرتے رہے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔ "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے بھی خدا تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے جس طرح پر آدمؑ۔ داؤدؑ۔ اور ابوبکرؓ۔ عمرؓ کو اللہ تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے"

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۳ء)

پھر فرماتے ہیں:۔ "ماموروں کے خلفاء ایک حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر مامور صادق اور راستباز ہے۔ تو اس کا جانشین اسی اصل کا حکم رکھتا ہے۔ سورہُ نور میں صاف آیت خلافت کے بعد اللہ تعالےٰ منکرانِ خلافت کو فاسق فرماتا ہے۔"

(بدر ۲۹ر جولائی ۱۹۰۹ء)

پھر فرماتے ہیں:۔ "اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا۔ خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت کرو۔ اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔"

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۳ء)

اِن اقوال میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کو سورہُ نور کی آیت استخلاف کا مصداق قرار دے کر اپنے مخالفین اور نافرمانوں کو فاسق اور ابلیس قرار دیا ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب بتائیں کیا اس سے صاف ظاہر نہیں۔ کہ حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ اپنے تئیں آیت استخلاف کا مصداق اس لئے قرار دیتے تھے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اللہ یقین کرتے تھے؟ اور یہ کہ ڈاکٹر صاحب یا اُن کے ساتھیوں نے جو آپ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی یقین کرتے ہوئے ایسا کیا۔ جب حالت یہ ہے تو ڈاکٹر صاحب کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت کے وقت جماعت احمدیہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی بنانے کا الزام دینا ایک صریح افتراء ثابت ہوا۔

ڈاکٹر صاحب مندرجہ بالا محولہ عبارت کے بعد لکھتے ہیں:۔ "اس طرح حضرت مسیح موعود کو نبی بنا کر اور جماعت محمودیہ کو اُن کی امت بنا کر اور تمام غیر احمدی مسلمانوں کو کافر بنا کر ایک نئے مذہب اور ایک نئی امت کی بنیاد پڑ گئی۔"

اگر غیر احمدیوں کی تکفیر سے نئے مذہب کی بنیاد پڑتی ہے۔ تو پھر ڈاکٹر صاحب کو سوچ لینا چاہیئے۔ کہ اس کی زد کہاں پڑتی ہے۔ کیونکہ جس بزرگ ہستی کو ڈاکٹر صاحب اور اُن کے ساتھی خلیفۃ المسیح تسلیم کرتے رہے ہیں۔ وہ خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین کو کافر قرار دے چکی ہے۔ چنانچہ حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"اگر اسرائیلی مسیح کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح کا منکر کیوں کافر نہیں۔ اگر اسرائیلی مسیح ہونے کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے۔ کہ اس کا منکر کافر ہے۔ تو محمد رسول اللہ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں کہ اس کا منکر بھی کافر ہو۔ اگر وہ مسیح ایسا تھا۔ کہ اس کا منکر بھی کافر ہو۔ تو یہ مسیح بھی کسی طرح کم نہیں۔ یہ محمدی مسیح اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین اور اس کا غلام ہے" (الحکم ۱۹۰۴ء)

ڈاکٹر صاحب اب یا تو یہ تسلیم کریں کہ اُن کے مسلمہ خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ایک نئے مذہب اور نئی امت کی بنیاد رکھی۔ یا پھر وہ یہ تسلیم کریں۔ کہ اُن کا یہ استدلال بالکل غلط ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین کو کافر قرار دینے سے ایک نئے مذہب کی بنیاد پڑتی ہے۔

قاضی محمد نذیر لائل پوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

ایک لائبریری کے لئے الفضل کی ضرورت

ایک تبلیغی لائبریری کے لئے اخبار الفضل کی ضرورت ہے مخیر احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس کار خیر میں امداد فرما کر ممنون فرماویں۔ رقم اس اعلان کے حوالہ سے منیجر الفضل کے نام ارسال ہو۔ منیجر الفضل

اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ پنجاب

تمام مجالس خدام الاحمدیہ پنجاب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ مجالس خدام الاحمدیہ کی تجنید کا کام بھی انہیں کے سپرد کیا گیا ہے۔ اسلئے تمام قائدین سے گذارش ہے۔ کہ اُن سے وہ پورا تعاون کریں۔ عباس احمد مہتمم تجنید

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ اُن کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پہلے سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلا شبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ اور مشہور دوا فروشوں سے طلب کریں

دی۔ پی منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی ملکتسر پنجاب

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ۔ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں۔ اُن کو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت ۱۵ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

میک لائٹ

اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹% فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

S. 27

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۴ اگست - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایران اور عراق کے لئے ایک علیحدہ کمانڈ مقرر کر دی گئی ہے۔ جنرل سر ہنری ولسن کو اس کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔ جنرل موصوف پہلے فلسطین کی نویں فوج کے کمانڈر تھے۔ آپ کی عمر ساٹھ سال کی ہے۔

لنڈن ۲۴ اگست - روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سوویٹ فوجیں ڈان کے موڑ میں زور کے جوابی حملے کر رہی ہیں۔ کل دن بھر سکلیبڈ سکایا کے محاذ پر سخت لڑائی ہوتی رہی۔ روسیوں نے دشمن سے کئی بستیاں واپس چھین لیں۔ ڈان کو پار کرنے کے لئے بھی جرمنوں نے بہت زور مارا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ جن دستوں نے سٹالن گراڈ کی طرف بڑھتے ہوئے ڈان کو پار کرنا چاہا۔ وہ بہت تھوڑی تعداد میں پار کر سکے۔ اور بہت ہلکے ٹینک ساتھ لے جا سکے۔ جنہیں روسیوں نے برباد کر دیا۔ کوٹل نیکووو کے علاقہ میں جو جرمن فوج سٹالن گراڈ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اسے کچھ کامیابی ہوئی۔ مگر اسے اس کی بہت بھاری قیمت ادا کرنی پڑی۔ لینن گراڈ کے محاذ پر بھی روسیوں کو بعض مقامی کامیابیاں ہوئی ہیں۔

لنڈن ۲۴ اگست - ہزاروں امریکی سپاہی آئرلینڈ کی کسی بندرگاہ میں اترے ہیں۔ یہ بہت سے جنگی جہازوں میں آئے ہیں۔ یہ قافلہ اتنا بڑا تھا۔ کہ اس سے پہلے امریکہ سے انگلستان کبھی نہیں آیا تھا۔ اس میں ایسے سپاہی اور ہوا باز ہیں جنہیں خاص طور پر تربیت دلائی گئی ہے۔ اور خاص ٹریننگ حاصل ہے۔ اس قافلہ کو رستہ میں کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

لنڈن ۲۴ اگست - برطانی طیاروں نے جرمنی کی بندرگاہ ایمڈن پر حملہ کیا اور بادلوں کی دراڑوں میں سے بمباری کی۔ بندرگاہ کی عمارت کو کافی نقصان پہنچا۔ دو جرمن جہاز ان کے مقابل پر آئے۔ مگر انہیں روک نہ سکے۔ ایک برطانی طیارہ کے توپچی نے جرمن طیارہ کو نقصان پہنچایا۔ اور آخر بادلوں نے ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔

قاہرہ ۲۴ اگست - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ میدانی سرگرمیاں صرف گشتی دستوں تک محدود ہیں۔ ہوائی سرگرمیاں کچھ زیادہ ہوئیں۔ طیاروں نے روسی اور وسطی علاقہ میں دشمن کی گاڑیوں کے جھمگٹوں پر بمباری کی۔ ایک ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ [illegible]

کے طیاروں نے حملہ کرنا چاہا۔ مگر اتحادی طیاروں نے انہیں جزیرہ کے قریب بھی نہ آنے دیا۔

یروشلم ۲۴ اگست ایک اطلاع مظہر ہے کہ مشرق وسطیٰ کے سپلائی بورڈ کے نمائندے ترکی سے فلسطین پہنچ گئے ہیں۔

بغداد ۲۴ اگست - عراق کی وزارت میں کچھ اور تبدیلی ہوئی ہے۔ وزارت مال کا قلمدان بھی وزیر داخلہ کو سونپ دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۴ اگست - برازیل جنگ میں شرکت کا جو فیصلہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے اس سے ارجنٹائن پر بھی اثر ہوگا۔ ارجنٹائن کے پریذیڈنٹ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ برازیل کا فیصلہ آسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔

چنگکنگ ۲۴ اگست ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ مشرقی کیانگسی میں یوشان اور لوکیانگ کے شہروں پر چینی قابض ہو گئے ہیں۔ اور ایک اور اہم شہر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہندوستان میں مقیم چینی فوج کو مارشل چیانگ کائی شیک نے ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے اندرونی جھگڑوں میں کوئی دخل نہ دیں۔ اور نہ ہی اس کی سیاسیات پر مباحث میں کوئی حصہ لیں۔

کانپور ۲۳ اگست - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج یہاں کانگرسیوں نے جلسے کرنے کی کوشش کی۔ اور پولیس پر خشت باری کی۔ پولیس کو تین بار گولی چلانی پڑی۔ لکھنؤ میں چار اشخاص گرفتار کئے گئے۔ جو کانگرس کے جھنڈے اٹھائے ہوئے قابل اعتراض نعرے لگا رہے تھے۔ بمبئی میں جلوس نکالنے کی کوشش میں بعض لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ بنارس شہر میں تو حالت بہتر ہے۔ مگر دیہات سے آتشزدگی اور لوٹ گھسوٹ کی اطلاعات بدستور آرہی ہیں۔ تحصیل چندوسی کے ایک مقام پر ہجوم اور پولیس میں تصادم ہوا۔ ایک سب انسپکٹر اور چار کانسٹبل مارے گئے۔ ہجوم نے تھانہ پر قبضہ کر کے اسے جلا دینے کی کوشش کی۔ جمالاپور ضلع بنارس میں بھی پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ناگپور نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ کے واقعات نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ سرکاری جائیداد اور سلسلہ رسل و رسائل کو تباہ کرنے کی کارروائی ہندوستانی سرخ فوج نے ایک منظم پروگرام کے مطابق کی ہے۔ مدھا کے مقام پر یہ لوگ پولیس سٹیشن پر حملہ آور ہوئے۔ اور وہاں سے بندوقیں سنگینیں۔ اسلحہ وردیاں اور اوور کوٹ وغیرہ جو کچھ ہاتھ لگا لوٹ کر بھاگ گئے نیز گولی سے دو ہیڈ کانسٹبل ہلاک کر دئیے۔ دہلی میں دفعہ ۱۴۴ کی میعاد میں توسیع کر دی گئی ہے پنجاب میں امن وامان رہا۔ لدھیانہ۔ کھنہ اور ماچھیواڑہ میں بعض گرفتاریاں ہوئیں۔ اور سیالکوٹ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا۔

لاہور ۲۳ اگست دریائے راوی میں سیلاب کا پانی اب منٹو پارک تک پہنچ گیا ہے۔ دو درجن دیہات اس نواح میں مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں اور سیلاب زدہ لوگ سڑکوں پر بیٹھے ہیں۔ تاہم اب پانی اتر رہا ہے۔ اور خطرہ دور ہو رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ اگست۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ کہ حکومت ہند اس وقت جو کارروائی کر رہی ہے۔ اسے برٹش گورنمنٹ کی پوری پوری حمایت حاصل ہے۔ انگریزوں کے ہندوستان سے چلے آنے سے وہاں طوائف الملوکی پھیل جائے گی۔ اتحادی محاذ میں شگاف پیدا ہو جائے گا۔ اور یورپین جانیں خطرہ میں پڑ جائیں گی۔ گاندھی جی نے اس وقت جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اس سے جاپان کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

واشنگٹن ۲۳ اگست - امریکن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ میں درآمد کی جانے والی چاندی کی قیمت ۱۳ اگست سے ۳۵ سینٹ سے بڑھا کر ۴۵ سینٹ فی اونس کر دی گئی ہے

روم ۲۳ اگست ریاستہائے بلقان کی جرمن افواج کا کمانڈر انچیف صوفیہ پہونچا۔ اور شاہ بورس سے ملاقات کی۔ وہ وزیر خارجہ۔ وزیر جنگ اور اطالوی سفیر سے بھی ملا۔

ماسکو ۲۴ اگست آج تیسرے پہر سٹالن گراڈ کے مورچہ کے بارہ میں سب سے زیادہ خبریں موصول ہوئی ہیں۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فولادی کارخانوں کے اس اہم شہر سے چالیس میل شمال کی طرف جرمن ٹینک اور موٹر سوار دستے دریائے ڈان کے موڑ کو پار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ سٹالن گراڈ کے جنوب میں دشمن کے ٹینکوں نے روسی مورچوں میں ایک اور شگاف ڈال دی ہے۔ کوٹل نیکوو کے جنوب میں بھی گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن فوجیں گروزنی کے تیل کے چشموں کی طرف بڑی سرعت سے بڑھ رہی ہیں۔ اور دس مقام پر انہیں بعض اور کامیابیاں ہوئی ہیں۔ روسی فوجیں کچھ اور پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اور وہ صرف بچاؤ کی لڑائی لڑ رہی ہیں۔ مغربی کاکیشیا کی لڑائی کی حالت میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ ایک مشہور روسی نے کل رات ماسکو سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ ہم یہ سچی بات کہنے سے رک نہیں سکتے۔ کہ کاکیشیا میں ہمارا بہت نقصان ہوا ہے۔ ہم نے اپنے گیہوں کے کھیتوں اور مائیکاف کے تیل کے کنوؤں کو برباد ہوتے دیکھا۔ اور اس سے ہمیں بڑا دکھ محسوس ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی جرمن فوج میں اب وہ حوصلہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ بیشک وہ بڑھ رہے ہیں۔ مگر اب ان کے دلوں میں ڈر بھی پیدا ہو گیا ہے

قاہرہ ۲۴ اگست آج تیسرے پہر کے قاہرہ کے اعلان میں بتایا گیا۔ کہ ہفتہ کی رات ہمارے بمبار شکاری جہازوں نے دشمن کی فوجی لاریوں پر کامیاب حملے کئے۔ طبروق پر بھی بم برسائے گئے۔ ڈرنا کے شمال مغرب میں دشمن کے ایک فوج لے جانے والے جہاز کو مار کر گرا دیا گیا۔

لنڈن ۲۴ اگست برطانی سمندری محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہماری ڈبکیوں نے بحیرہ روم میں دشمن کے ایک رسد لے جانے والے جہاز کو ڈبو دیا۔ حملہ کے بعد جہاز میں سخت دھماکا ہوا۔ اور وہ آن کی آن میں سمندر کی تہ میں بیٹھ گیا۔ ایک اور ڈبکنی نے ناروے کے کنارے دشمن کے ایک جہاز پر حملہ کیا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ بھی ڈوب گیا ہے۔

لنڈن ۲۳ اگست تجویز کیا گیا ہے کہ انگلستان میں لنگر خانوں کو رواج دیا جائے۔ بعض علاقوں میں سکولوں اور کارخانوں میں لنگر خانے جاری ہو گئے ہیں۔ جن میں اسی لاکھ اشخاص روزانہ کھانا کھاتے ہیں جو لوگ سکولوں اور کارخانوں کے لنگر میں کھانا نہیں کھاتے۔ ان کے لئے بھی لنگر خانے قائم کرنے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ اندازہ یہ ہے۔ کہ اس سے وقت اور محنت کی بچت ہو جائے گی۔

لنڈن ۲۳ اگست - فیلڈ مارشل سمٹس وزیر اعظم جنوبی افریقہ نے مسٹر چرچل سے ملاقات کی تھی آپ نے ایک تقریر میں جنرل آکن لیک کے کام کی بڑی تعریف کی۔ اور کہا کہ آئندہ سال شمالی افریقہ میں زبردست جنگ شروع ہو جائے گی جس میں اتحادی فوجیں پہل کریں گی۔

سونے کی گولیاں:- یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا کشتہ چاندی۔ کشتہ مروارید کشتہ ابرک سیاہ سونٹھی وغیرہ اجزاء سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کے جملہ امراض کو دور کرتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی سات عدد۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان [illegible]